پردہ اٹھانے کی اپیل کرتے ہیں۔ تاکہ اس سلسلہ میں شکوک وشبہات کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ:

> ایم ایم احمد صاحب نے جینئہ حملہ آور اسلم قریشی کے مقدمہ میں بیان دیتے ہوئے کہا میرا عقیدہ ہے کہ میرا دادا نبی تھا اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ اور اسی بنا پر چوہدری ظفر اللہ خان نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ میں اپنی مرکزی تنظیم کو مالی امداد دیتا ہوں جو باہر ملکوں کو بھیجی جاتی ہے۔ بشمول ہندوستان حالانکہ مجھے علم ہے کہ ہندوستان میں مقیم احمدی جماعت نے بنگلہ دیش کی حمایت کا اعلان کیا ہے میں نے اسی سلسلہ میں انہیں روکنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کیونکہ جس ملک میں احمدی رہتے ہیں اسی ملک کے ہی وفادار ہوتے ہیں۔ میری کوشش رہتی ہے کہ لوگ ہمارے مذہب میں داخل ہوں میں اپنے عقائد کسی سے نہیں چھپاتا۔

ہمیں معلوم نہیں کہ واقعی یہ باتیں ایک اہم ذمہ دارانہ منصب پر فائز شخص کی ہیں یا نہیں۔ عدالت کے ریکارڈ سے اگر مصلحتاً حذف نہ کی گئی ہوں تو صورتحال معلوم کی جا سکتی ہے۔ کاش! ہمارے پاس کوئی ایسا مخفی ذریعہ رسل ورسائل ہوتا کہ ہم یہ افواہیں صرف صدر پاکستان تک خفیہ طور پر پہنچا سکتے اور وہ اس کا تدارک فرماتے۔

ہم اس مرحلہ پر حکومت سے کچھ کہے بغیر ایم ایم احمد صاحب سے اتنی گذارش کرتے ہیں کہ یہاں کی سوادِ اعظم سرورِ کائنات علیہ السلام کو خاتم النبیین سمجھتی ہے اور نہ صرف آپ کے دادا بلکہ ہر مدعی نبوت کو دجال، کذاب اور کافر سمجھتی ہے۔ اور بقول آپ کے یہ عقیدہ رکھنے والے سب کافر ہیں۔ پھر آپ کو اس کافر ملک کی خدمت کا روگ کیوں کھائے جا رہا ہے۔ اگر آپ اپنی خدمات ایک اسلامی مملکت کی بجائے ہندوستان یا اسرائیل کے سپرد کر دیں تو آپ کے دادا کی تحریک کی طرح شاید آپ کی پذیرائی بھی وہاں زیادہ ہو جائے۔ آپ بیشک بشمول ہندوستان مرکزی تنظیم کو مالی امداد دیتے رہیں، مگر اس صورت میں کہ آپ ملک کے خزانہ اور اقتصادیات پر قابض ہیں۔ قوم بجا طور پر یہ خطرہ محسوس کر سکتی ہے۔ کہ کہیں ہمارے خون پسینہ کی کمائی قادیانیت اور بنگلہ دیش کی تبلیغ وتعمیر میں تو خرچ نہیں ہو رہی اس لئے قوم آپ سے نہایت دردمندانہ التجا کرتی ہے کہ ایسے حالات میں آپ از خود اس منصب جلیلہ سے سبکدوش ہو جائیں تاکہ آپ کی ذات ایسے نازک موقع پر حکومت اور رعایا کے درمیان بے اعتمادی یا کم از کم شکوک وشبہات کا ذریعہ نہ بنے اگر اس ملک کی اکثریت آپ کے عقیدہ میں کافر ہے۔ تو